نوحہ شامِ غریباں

چھانے لگی شام غریباں ہائے قیامت کا ہے سماں

چھانے لگی شام غریباں، ہائے قیامت کا ہے سماں
خیمہ ساداتؑ سے اٹھا دھواں، ہائے قیامت کا ہے سماں

چاک گریبان خدائی ہوئی، خاک بسر فاطمہؑ جائی ہوئی
ڈھل گیا دن ختم لڑائی ہوئی، موت کی خاموشی ہے چھائی ہوئی

چاک گریبان خدائی ہوئی، خاک بسر فاطمہؑ جائی ہوئی
ڈھل گیا دن ختم لڑائی ہوئی، موت کی خاموشی ہے چھائی ہوئی

نور نظر راج دلارے گئے، زینبؑ دلگیر کے پیارے گئے
لرزی زمیں کانپ اٹھا آسماں، ہائے قیامت کا ہے سماں

ڈھونڈ لیا موت نے یہ کارواں، ہائے قیامت کا ہے سماں
شاہ کے انصار بھی مارے گئے، ناز تھا جن پر وہ سہارے گئے

خوشیاں منانے لگی فوجِ ستم، غم سے تباہ حال ہیں اہل حرم
خوں میں ہے تر شیرِ جری کا علم، ہو گیا شبیرؑ کا سر بھی قلم

لٹ گئی کونین کی شہزادیاںؑ، ہائے قیامت کا ہے سماں
عونؑ و محمدؑ نہیں اکبرؑ نہیں، سرورؑ و عباسؑ دِلاور نہیں

ہائے کوئی مونس و یاور نہیں، خیمے نہیں مقنع و چادر نہیں
دشت میں ہیں آل نبیؐ بے اماں، ہائے قیامت کا ہے سماں

مادرِ اکبرؑ کا عجب حال ہے، دیتا ہے جب کوئی تسلی اسے
کہتی ہے دل تھام کے روتے ہوئے، کھو گئے اس بن میں سہارے میرے

مر گیا ہائے میرا کڑیل جواں، ہائے قیامت کا ہے سماں
ماں ہوں ہر اِک رنج اٹھاؤں گی میں، روتے ہوئے خود چلی جاؤں گی میں

1/2

ڈھونڈ کے بے شیر کو لاؤں گی میں، اِس کے بنا جی نہیں پاؤں گی میں
رہ گیا ہائے میرا بچہ کہاں، ہائے قیامت کا ہے سماں

ہائے یہ بیچارگی یہ بے کسی، دیتا نہیں اِس کو دِلاسہ کوئی
درمیاں لاشوں کے اکیلے کھڑی، کہتی ہے بچی کوئی سہمی ہوئی

ڈھونڈنے جاؤں تمہیں بابا کہاں، ہائے قیامت کا ہے سماں
ہے یہ گوہر عظمتِ بنتِ علیؑ، سب کو سنبھالا بھی حفاظت بھی کی

غم میں شۂ دین کے بھی روتی رہی، مامتا پہ آنچ بھی آنے نہ دی
ماں تو ہے بس عون و محمد کی ماں، ہائے قیامت کا ہے سماں

چھانے لگی شام غریباں، ہائے قیامت کا ہے سماں
خیمہ ساداتؑ سے اٹھا دھواں، ہائے قیامت کا ہے سماں

2/2

بلندئ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ